Scholar Insight Journal
https://scholarinsightjournal.com/
Volume.4, Issue.1 (Jan-Mar-2026)
Acceptance Date23-02-2026

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 11-03-2026

اسلامی اور مغربی معاشروں میں خواتین کی عملی حیثیت: ایک موازنہ

The Functional Status of Women in Islamic and Western Societies: A Comparative Study

سیدہ ماہ جبیں

Syeda Mahjabeen
Ph.D. Research Scholar, Institute Of Islamic Studies and Shariah, MY University Islamabad Pakistan.
Syedamahjbeen25@gmail.com

ڈاکٹر اختر حسین عزمی

Dr Akhter Hussain Azmi
Professor, Institute Of Islamic Studies and Shariah, MY University Islamabad Pakistan
Drakhtarazmi27@gmail.com

Abstract

This study aims to compare the practical status of women in Islamic and Western societies, focusing on their social, economic, and familial roles. Islamic society views women as equals to men, with defined rights, respect, and a significant role in family and society. Women's rights in Islam, including education, ownership, and participation in social activities, are highlighted through religious texts, such as the Quran, which emphasizes respect for women and their role in society. In Islamic teachings, women are regarded as essential for the stability of family and community, and their contribution is seen as integral to societal progress. Moreover, Islam upholds women's rights in marriage, inheritance, and work, ensuring their well-being and dignity. In contrast, Western societies, despite claiming to offer women freedom and equality, often present women through the lens of fashion, beauty, and exploitation. While women in Western cultures are encouraged to pursue careers, education, and personal freedoms, they are still subject to significant challenges such as lower wages, lack of professional opportunities, and increased media objectification. Western feminism has advocated for women's rights, but the cultural portrayal of women often reduces their identity to physical appearance and sexual appeal. This study explores these disparities, highlighting how Western cultural norms often undermine the true freedom of women by commodifying their bodies and reinforcing societal stereotypes. Through a comparative analysis of Islamic and Western societal frameworks, the research demonstrates that while both societies advocate for women's rights, the application and scope of these rights differ substantially. Islamic teachings provide a comprehensive and holistic framework that respects women's dignity and empowers them, whereas Western notions of

CC BY

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 11-03-2026

freedom often come with underlying exploitation.
Key words: Women's Rights, Comparative Analysis, Islamic Society, Western Feminism, Socio-Economic Status, Gender Equality.

تعارف:

دنیا بھر میں عورتوں کا کردار اور ان کی حیثیت مختلف معاشروں میں مختلف انداز میں تشکیل پاتی ہے۔ اسلامی اور مغربی معاشروں میں خواتین کا سماجی، اقتصادی اور خاندانی کردار اپنے مخصوص نظریات، روایات اور ثقافت کے تحت الگ الگ شکل اختیار کرتا ہے۔ اسلام میں عورت کو نہ صرف معاشرتی طور پر عزت دی گئی ہے، بلکہ اس کی حیثیت کو ایک اہم مقام حاصل ہے جس میں اس کی حفاظت، حقوق اور مساوات کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس کے برعکس، مغربی معاشروں میں عورت کی تصویر زیادہ تر آزادی، فیشن اور استحصال کے گرد گھومتی ہے، جس میں اس کی آزادی کا دعویٰ بھی سوالیہ نشان بن جاتا ہے۔ اس تحقیق کا مقصد اسلامی اور مغربی معاشروں میں خواتین کی عملی حیثیت کا موازنہ کرنا ہے، تاکہ دونوں معاشروں میں عورت کی سماجی اور اقتصادی حیثیت، اس کے حقوق اور اس کے کردار کو واضح کیا جا سکے۔

اس تحقیق میں اسلامی معاشرتی نظام میں عورت کی اہمیت اور مقام، اس کے خاندانی نظام میں کردار اور مغربی معاشرتی نظریات میں عورت کی آزادی کے مباحثہ کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اس تحقیق کا مقصد اسلامی معاشرت میں عورت کی حیثیت اور مقام کو سمجھنا ہے۔ اس میں عورت کے حقوق، اس کا سماجی کردار اور خاندانی نظام میں اس کا کردار شامل ہے اور مغربی معاشرت میں عورت کی سماجی اور اقتصادی حیثیت کو جانچنا ہے، اس میں عورت کے استحصال، آزادی اور فیشن کی حقیقت کو واضح کیا گیا ہے۔

اس تحقیق میں موازنہ طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے، جس میں اسلامی اور مغربی معاشروں میں عورت کی حیثیت کا تفصیلی تجزیہ کیا گیا ہے۔ تحقیق کا دائرہ کتب، مقالے، مذہبی متون اور سماجی تحقیقاتی رپورٹس سے حاصل مواد پر مبنی ہے۔ اس کے علاوہ موازنہ کی بنیاد پر دونوں معاشروں میں عورت کے حقوق اور مقام کے متعلق نظریاتی اور عملی پہلوؤں کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ تحقیق میں تحلیلی طریقہ کار استعمال کیا گیا ہے تاکہ اسلامی اور مغربی معاشرتی نظاموں کی حقیقت اور ان کے اثرات پر بحث کی جا سکے۔ اس میں تاریخی اور معاصر دونوں نقطہ نظر شامل ہیں تاکہ عورت کی عملی حیثیت کو واضح طور پر سمجھا جائے۔

اسلام میں عورت کی حیثیت اور اس کا مقام

اسلام چاہتا ہے کہ عورت فکری، علمی، سماجی، سیاسی، اور سب سے بڑھ کر روحانی و معنوی طور پر ترقی کے اعلیٰ ترین مدارج تک پہنچے۔ اسلام نے عورت کو محض ایک سماجی رکن کے طور پر نہیں بلکہ ایک فعال، باوقار اور معاشرتی استحکام کے ضامن فرد کے طور پر پیش کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی تعلیمات، بشمول حجاب، عورت کے تحفظ، وقار اور اس کے تعمیری کردار کو یقینی

بنانے کے لیے وضع کی گئی ہیں۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ جب نیک اور بد کردار انسانوں کی مثالیں پیش کرتا ہے تو وہ اکثر عورتوں کے ذریعے ہی ان کی وضاحت کرتا ہے۔ایک طرف زوجہ فرعون (حضرت آسیہ علیہاالسلام) کو مومنانہ کردار کی علامت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، جبکہ دوسری طرف حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کی بیویوں کو نافرمانی اور گمراہی کی مثال کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے مردوں کے مقابلے میں عورتوں کی مثالوں کو زیادہ اہمیت دی، کیونکہ عورت ایک بنیادی سماجی عنصر ہے اور اس کی تربیت اور کردار سازی کا معاشرتی فلاح وبقا میں کلیدی کردار ہے۔اسلام نے عورت کو عزت و وقار بخشا اور اسے ایک بلند مقام عطا کیا، جو جاہلی معاشروں میں ناپید تھا۔قرآن مجید میں متعدد مقامات پر عورت کے حقوق، اس کی عزت و تکریم اور اس کے سماجی کردار پر زور دیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ

"یعنی ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی۔"[1]

اس میں مرد و عورت دونوں شامل ہیں، اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام میں عورت بھی اتنی ہی محترم اور مکرم ہے جتنا کہ مرد۔ قبل از اسلام، عرب معاشرہ عورت کے ساتھ انتہائی غیر انسانی سلوک کرتا تھا۔ بیٹیوں کو زندہ دفن کر دینا معمول تھا، اور عورتوں کو محض ایک حقیر متاع سمجھا جاتا تھا۔اسلام نے اس جاہلی سوچ کا خاتمہ کیا اور عورت کو بحیثیت بیٹی، بہن، بیوی اور ماں ایک منفرد مقام عطا کیا۔قرآن میں ارشاد ہوتا ہے:

"یعنی قیامت کے دن زندہ دفن کی جانے والی بچی سے پوچھا جائے گا کہ کس جرم میں اسے قتل کیا گیا؟"[2]

اس آیت میں عورت کے بنیادی حقوق کو اجاگر کیا گیا ہے اور یہ واضح کیا گیا ہے کہ اسلام عورت پر ہونے والے ہر ظلم کے خلاف ہے۔اسلام میں عورت کو مرد کے برابر انسانی حقوق حاصل ہیں، البتہ دونوں کے فرائض اور ذمہ داریاں فطری لحاظ سے مختلف رکھی گئی ہیں۔قرآن میں اللہ فرماتا ہے:

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ

"یعنی عورتوں کے حقوق بھی اسی طرح ہیں جیسے ان پر فرائض ہیں، معروف طریقے سے۔"[3]

اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح مرد کے کچھ حقوق ہیں، اسی طرح عورت کے بھی مساوی حقوق ہیں، لیکن یہ حقوق ان کی فطرت اور سماجی کردار کے مطابق متعین کیے گئے ہیں۔ازدواجی زندگی میں بھی اسلام نے عورت کے حقوق کی حفاظت کی ہے۔

---

[1] الاسراء، 17 /
[2] التکویر، 81 / -
[3] البقرۃ، 2 /

cc BY

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 11-03-2026

قرآن میں ارشاد ہوتا ہے:

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ

"یعنی عورتوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آو۔"[4]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اپنے عمل سے اس کی بہترین مثالیں پیش کیں اور فرمایا:

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي

"یعنی تم میں سب سے بہترین وہ شخص ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ بہترین سلوک کرے، اور میں اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ سب سے بہتر سلوک کرتا ہوں۔"[5]

یہ حدیث ازدواجی زندگی میں عورت کے احترام اور اس کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کرتی ہے۔ اسلام نے ماں کے مقام کو انتہائی بلند رکھا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا

"یعنی ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی تاکید کی ہے۔"[6]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب پوچھا گیا کہ انسان پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

أُمُّكَ، ثُمَّ أُمُّكَ، ثُمَّ أُمُّكَ، ثُمَّ أَبُوكَ

"یعنی تمہاری ماں، پھر تمہاری ماں، پھر تمہاری ماں، پھر تمہارا باپ۔"[7]

یہ حدیث اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ اسلام میں ماں کا درجہ کتنا بلند ہے۔ معاشی حقوق کے حوالے سے بھی اسلام نے عورت کو مکمل خود مختاری دی ہے۔ اسے جائیداد رکھنے، خرید و فروخت کرنے اور وراثت میں حصہ لینے کا حق حاصل ہے۔ قرآن میں بیان ہوا ہے:

لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ

"یعنی مردوں کے لیے بھی وراثت میں حصہ ہے اور عورتوں کے لیے بھی۔"[8]

---

[4] **النساء**، 4 /

[5] محمد بن عیسیٰ ترمذی، **سنن الترمذی**، تحقیق، بشار عواد معروف (بیروت، دار الغرب الاسلامی، 1998)، رقم، 3895

[6] **النساء**، 4/

[7] امام مسلم بن الحجاج القشیری، **صحیح المسلم**، تحقیق، محمد فواد عبد الباقی (بیروت، دار احیاء التراث العربی، 1955)، رقم، 2548

[8] **النساء**، 4/

یہ آیت اس بات کو واضح کرتی ہے کہ اسلام نے عورت کو وراثتی حقوق سے محروم نہیں کیا، بلکہ اس کے لیے ایک مخصوص حصہ مقرر کیا ہے۔اسلام میں عورت کا مقام نہایت بلند اور محترم ہے۔اسے ایک مکمل انسان،ایک عزت دار فرد اور ایک باوقار سماجی ہستی کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔اسلام نے عورت کو ان تمام حقوق سے نوازا جو اسے عزت اور وقار بخشتے ہیں، خواہ وہ ازدواجی زندگی ہو،ماں کی حیثیت ہو،بہن یا بیٹی کے طور پر ہو، یا تعلیم اور معاشرتی سرگرمیوں میں اس کی شرکت ہو۔علماء کرام بھی اس پر متفق ہیں کہ اسلام میں عورت کا کردار کسی بھی لحاظ سے کم تر نہیں، بلکہ مرد کے برابر ہے،البتہ ان کی ذمہ داریاں اور کردار فطرت کے مطابق تقسیم کیے گئے ہیں۔امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"عورت اگر علم و تقویٰ کی راہ پر چلے تو اس کی روحانی ترقی میں کوئی رکاوٹ نہیں۔"[9]

اسلام نے عورت کو علم حاصل کرنے اور اپنی روحانی ترقی کے لیے مکمل آزادی دی ہے۔اگر وہ ایمان، تقویٰ اور علم میں محنت کرے، تو اس کے لیے دینی اور دنیاوی کامیابی کے دروازے کھل جاتے ہیں۔اس میں نہ صرف اس کی روحانی بلکہ اخلاقی اور معاشرتی بہتری بھی ممکن ہوتی ہے۔

اسلامی نقطہ نظر اور عورت کا سماجی کردار

اسلام نے عورت کو نہ صرف ایک عزت و احترام کا مقام دیا بلکہ اس کے سماجی، معاشی، تعلیمی اور سیاسی حقوق بھی متعین کیے۔ یہ تصور کہ اسلام نے عورت کو محدود کیا ہے، دراصل بعض ثقافتی روایات اور غیر اسلامی رسوم کی پیداوار ہے، جو اسلامی تعلیمات کے برعکس ہیں۔اسلامی تاریخ میں عورت نے ہر شعبہ زندگی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ابتدائی اسلامی دور میں حضرت خدیجہؓ نے ایک تاجر کی حیثیت سے نہ صرف اپنا کاروبار کامیابی سے چلایا بلکہ نبی کریم ﷺ کی حمایت و نصرت میں بھی نمایاں کردار ادا کیا۔اسی طرح حضرت عائشہؓ کا علمی مقام مسلم تھا اور کئی صحابہ کرامؓ نے ان سے حدیث و فقہ کی تعلیم حاصل کی۔امام زہری فرماتے ہیں:

"اگر عائشہؓ کی روایات کو جمع کیا جائے تو وہ تمام صحابہ کی روایات پر بھاری ہوں گی۔"[10]

اسلامی قانون میں عورت کو جائداد کی ملکیت، وراثت، نکاح و طلاق، تعلیم اور کام کرنے کا حق حاصل ہے۔قرآن میں وراثت کے اصول واضح طور پر بیان کیے گئے ہیں:

نَصِيبًا مَّفْرُوضًا

[9] ابو حامد الغزالی، **احیاء علوم الدین** (جدہ، دار المنہاج، 2005)، ج2، ص34

[10] ابن حبان، **الصحیح** (قاہرہ، مکتبہ الرشید، 1998)، جلد ، ص

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 11-03-2026

"یعنی عورت کو وراثت میں مقررہ حصہ دیا جانا چاہیے۔"[11]

یہ آیت اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلام نے عورت کو جائداد میں حصہ دار بنایا اور اس کے مالی حقوق کا تحفظ کیا۔ اسلام نے عورت کی تعلیم پر زور دیا اور اس کی بنیاد پر عورت کو ایک فعال سماجی کردار ادا کرنے کی ترغیب دی۔ فقہاء کے مطابق، عورت اگر کسی علمی میدان میں مہارت حاصل کرتی ہے، تو وہ معاشرے میں ایک مؤثر کردار ادا کر سکتی ہے، خواہ وہ تدریس ہو، طب ہو، قانون ہو یا دیگر شعبے۔ اسلام عورت کو کام کرنے کی اجازت دیتا ہے، بشرطیکہ اس کے دینی و اخلاقی اصولوں کا خیال رکھا جائے۔ ابن سعد کے مطابق:

"حضرت شفاء بنت عبد اللہؓ کو نبی کریم ﷺ نے مدینہ میں مالی امور کی نگرانی پر مقرر کیا تھا، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ عورتیں نہ صرف کاروبار بلکہ حکومتی و انتظامی معاملات میں بھی کردار ادا کر سکتی ہیں۔"[12]

اسلام نے مرد اور عورت کے فطری فرق کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کے کردار میں توازن رکھا ہے تاکہ سماجی و عائلی نظام برقرار رہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق، عورت کو سب سے اہم مقام ماں کے طور پر حاصل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

الْجَنَّةُ تَحْتَ أَقْدَامِ الْأُمَّهَاتِ

"یعنی جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔"[13]

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں عورت کو خاندان کے استحکام میں ایک بنیادی حیثیت دی گئی ہے۔ عورت کا سیاسی کردار بھی اسلامی تاریخ میں نمایاں رہا ہے۔

"خلیفہ عمر بن خطابؓ نے حضرت شفاء بنت عبد اللہؓ کو مدینہ کے بازار کا نگران مقرر کیا، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلام عورت کو معاشرتی معاملات میں شرکت کی اجازت دیتا ہے۔"[14]

فقہاء اس پر متفق ہیں کہ عورت کو مشورے اور قیادت میں حصہ لینے کا حق حاصل ہے، بشرطیکہ وہ اسلامی احکام کے مطابق ہو۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ عورت کے لیے پردہ اور حجاب کا حکم اس کے وقار اور عزت کی حفاظت کے لیے ہے، نہ کہ اس کی سماجی سرگرمیوں کو محدود کرنے کے لیے۔ قرآن میں حکم دیا گیا:

يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ

[11] **النساء**، 4/
[12] ابن سعد، **الطبقات الکبری**، (قاہرہ، مکتبہ الخندقی، 1985)، ص
[13] النسائی، **السنن** (بیروت، دار الجیل، 2001)، جلد ، ص
[14] ابن کثیر، **البدایہ والنہایہ** (قاہرہ، منشورات الریاض، 1997) جلد 7، ص140

CC BY

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 11-03-2026

"یعنی مسلم عورتوں کو اپنی عفت و حجاب کی حفاظت کرنی چاہیے۔"[15]

اسلامی تاریخ میں عورتوں کے کردار کو مسخ کرنے کی کوششیں بھی کی گئی ہیں، جن کی بنیاد زیادہ تر غیر اسلامی روایات پر ہے۔ مستشرقین نے اسلامی تعلیمات کو محدود کرنے کی کوشش کی، جبکہ حقیقت میں اسلام نے عورت کو سماجی، سیاسی، تعلیمی، اور معاشی میدان میں مکمل شرکت کا حق دیا ہے۔اسلامی فقہ میں بھی عورت کی محنت کو تسلیم کیا گیا ہے۔امام ابو یوسف اور امام محمد کے مطابق:

"اگر عورت گھر میں محنت و مشقت کرتی ہے تو اسے اجرت کا حق حاصل ہے، بشرطیکہ وہ اپنی خدمات کو شوہر کے لیے رضاکارانہ نہ بنائے۔"[16]

امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں:

"اگر عورت کسی معاشی سرگرمی میں حصہ لیتی ہے تو اسے اس کا پورا اجر دینا عدل کا تقاضا ہے ۔"[17]

ابن جوزی نے لکھا ہے کہ :

"بنوامیہ اور بنو عباس کے دور میں خواتین مختلف علمی اور پیشہ ورانہ شعبوں میں نمایاں تھیں۔"[18]

علامہ شبلی نعمانی کے مطابق:

"مسلم تاریخ میں خواتین کا کردار صرف گھریلو زندگی تک محدود نہیں رہا، بلکہ وہ تجارت، زراعت اور حتیٰ کہ تدریس جیسے کاموں میں بھی مصروف رہی ہیں۔"[19]

اسلامی تعلیمات میں خواتین کے کام کرنے کی حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ ان کے حقوق کے تحفظ پر بھی زور دیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا النِّسَاءُ شَقَائِقُ الرِّجَالِ

"یعنی عورتیں مردوں کی ہم پلہ ہیں۔"[20]

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام عورت کی محنت کو کمتر نہیں سمجھتا، بلکہ اسے برابر عزت دیتا ہے۔

---

[15] **الاحزاب**، 33/

[16] سرخسی، محمد بن احمد، **المبسوط** (بیروت، دار المعرفۃ، 1986)، جلد 5، ص 5

[17] احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ، **مجموع الفتاوی** (مدینہ، مجمع الملک فہد، 2004)، جلد 32، ص 209

[18] ابن جوزی، عبد الرحمٰن، **المنتظم فی تاریخ الملوک والامم** (بیروت، دار الکتب العلمیۃ، 1992)، جلد 7، ص 65

[19] شبلی نعمانی، **الفاروق** (لاہور، شیخ غلام علی اینڈ سنز، 1979)، جلد 2، ص 45

[20] ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، **سنن ابوداؤد** (بیروت، دار الفکر، 2009) ، رقم، 236

مغربی ثقافت میں عورت کا استحصال

انیسویں صدی میں مغربی دنیا میں صنعتی انقلاب کے بعد عورتوں کی زندگی میں کچھ تبدیلیاں آئیں۔اس دور میں خواتین نے محنت کی جگہوں پر آنا شروع کیا اور انہوں نے مختلف حقوق کے لیے آواز اٹھانا شروع کی۔ لیکن اس دور میں بھی خواتین کو مردوں کے مقابلے میں کم اجرت ملتی تھی اور انہیں اکثر محنتی حالات میں کام کرنا پڑتا تھا۔اس وقت خواتین کے استحصال کی ایک اور شکل اجرتوں کی تفریق تھی۔ مردوں کی نسبت خواتین کو کم اجرت ملتی تھی،اور ان کے لیے کام کی جگہ پر بہتر مواقع محدود تھے۔ عورتوں کی محنت کا یہ استحصال ان کے حقوق کے لیے جاری جدوجہد کے باوجود جاری رہا۔ موراییما کے مطابق:

> "صنعتی دور کے شروع میں، خواتین کو جاب مارکیٹ میں شدید تفریق کا سامنا تھا، خاص طور پر جب بات کم اجرت والے کاموں کی ہو۔"[21]

عورتوں کے حقوق کے لیے اٹھنے والی آوازیں، جیسے کہ فیمینسٹ تحریکیں اور ووٹنگ کے حق کے لیے ہونے والی جدوجہد، ۱۹ ویں اور ۲۰ ویں صدی کے دوران مغربی معاشرتی تبدیلیوں کا حصہ بن گئیں۔ان تحریکوں نے مغربی دنیا میں عورتوں کے لیے نئے حقوق کی بنیاد رکھی، لیکن اس کے باوجود استحصال کی صورتیں برقرار رہیں۔ خاص طور پر میڈیا اور پاپ کلچر میں عورتوں کی عکاسی کو کم تر اور جسمانی حسن تک محدود کرنے کا عمل جاری رہا۔ میڈیا میں عورتوں کی صورت کو "آبجیکٹ" یا "سامان" کے طور پر پیش کرنا مغربی ثقافت میں استحصال کی ایک اور بڑی مثال بن گئی۔ براون کے مطابق:

> "مغربی میڈیا نے خواتین کو ہمیشہ جسمانی حسن کے معیاروں پر پرکھا، جس سے نہ صرف ان کے جسمانی استحصال کو جنم دیا بلکہ ان کی ذہنی صحت پر بھی منفی اثرات مرتب ہوئے۔"[22]

اس کے علاوہ، مغربی ثقافت میں جسمانی استحصال کے کئی پہلو ہیں، جن میں فحش نگاری، عورتوں پر تشدد، اور سیکس کی صنعت کا بڑھنا شامل ہے۔ان تمام شعبوں میں عورتوں کا استحصال کیا گیا ہے، جہاں انہیں تجارتی سامان کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔اس کا اثر عورتوں کی عزت نفس، ذہنی صحت اور جذباتی سکون پر پڑا۔ فحش نگاری اور سیکس کی صنعت میں عورتوں کو نہ صرف جنسی طور پر ابھارا جاتا ہے بلکہ انہیں ایک جسم کے طور پر دکھایا جاتا ہے، جو کہ اس بات کی علامت ہے کہ مغربی ثقافت میں عورتوں کے ساتھ جنسی استحصال کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ ٹیلر کے مطابق:

> "In the Western sex industry, women are depicted as sexual objects, causing their personal identity and rights to be overlooked.

[21] Emma, The Gendered Wage Gap in the Industrial Era (Chicago, University of Chicago Press, 1983), 112

[22] Brown Jeniffers, Women Role in Society, 2nd ed (New York, Oxford University Press, 1992), 213

cc BY

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 11-03-2026

"مغرب میں سیکس کی صنعت میں خواتین کو جنسی اشیاء کے طور پر دکھایا جاتا ہے، جس سے ان کی ذاتی شناخت اور حقوق نظرانداز کر دیے جاتے ہیں۔"[23]

مغربی دنیا میں عورتوں کے استحصال کے عوامل میں سرمایہ داری، مردوں کی بالادستی، اور میڈیا کا کردار بھی اہم ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام نے عورتوں کو کم اجرت کے بدلے سخت محنت کرنے پر مجبور کیا، جبکہ مردوں کے کنٹرول میں موجود میڈیا نے عورتوں کو جسمانی طور پر استحصال کرنے کا ایک بڑا ذریعہ بنایا۔ ہیلبرن کے مطابق:

"In this capitalist system, women were viewed as commodities for 'buying and selling,' where their value and status were tied solely to physical beauty and sexual relations."

"سرمایہ داری کے اس نظام میں عورتوں کو "خرید و فروخت" کی اشیاء کے طور پر دیکھا گیا، جہاں ان کی قیمت اور حیثیت صرف جسمانی حسن اور جنسی تعلقات سے جڑی تھی۔"[24]

مجموعی طور پر مغربی ثقافت میں عورت کا استحصال نہ صرف تاریخی طور پر موجود رہا ہے بلکہ آج بھی کئی شکلوں میں جاری ہے۔ چاہے وہ جسمانی استحصال ہو، ذہنی تشویش ہو، یا معاشی تفریق، مغربی دنیا میں عورتوں کے استحصال کی صورتیں ہمیشہ سے مختلف رہی ہیں اور آج بھی موجود ہیں۔ تاہم، اس استحصال کے خلاف جدوجہد بھی جاری ہے، اور خواتین کے حقوق کی تحریکیں اور فیمینسٹ خیالات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ عورتوں کے استحصال کے خاتمے کی سمت میں پیشرفت ہو رہی ہے۔

اسلام میں عورت کا مقام اور خاندانی نظام میں اس کا کردار

اسلام کا خاندانی نظام اس اصول پر مبنی ہے کہ دونوں اصناف اپنی فطرت اور ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے، ایک خوشحال زندگی گزاریں۔ اسلام میں عورت کا مقام انتہائی بلند اور محترم ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کو یکساں انسانی وقار عطا کیا ہے، جیسا کہ سورۃ النساء میں ارشاد ہوتا ہے:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً ۖ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

"اور تم میں سے جو بھی نیک عمل کرے گا، خواہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ وہ مومن ہو، تو ہم اسے یقیناً بہتر

[23] Mark Taylor, Sexual Exploitation in the West (London, Routledge, 1995), 145

[24] Heilbrunn, Sibylle, Impact of gender on difficulties faced by entrepreneurs, The International Journal of Entrepreneurship and Innovation 5, no 3 (2004)، 159-165،

زندگی عطا کریں گے اور ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دیں گے۔"[25]

اس آیت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مرد اور عورت دونوں مساوی حیثیت رکھتے ہیں اور نیک اعمال کی بنیاد پر ان کی فضیلت متعین کی جاتی ہے۔امام رازی اس حوالے سے لکھتے ہیں کہ :

> "اسلام نے عورت کو اس کے پورے انسانی حقوق عطا کیے اور اسے محض جسمانی یا سماجی کمزوری کی بنیاد پر کمتر نہیں سمجھا۔" [26]

تاریخ میں کئی مذاہب اور تہذیبوں میں عورت کو کم تر درجہ دیا گیا، لیکن اسلام نے اس سوچ کی نفی کی اور عورت کو نہ صرف قانونی بلکہ سماجی اور معاشرتی حقوق دیے۔ مشہور مستشرق جارجی زیدان لکھتے ہیں:

> "اسلام نے عورت کو وراثت، تعلیم، رائے دہی، اور خاندانی فیصلوں میں برابر کا شریک کیا، جو کہ اس دور کے کسی اور مذہب میں موجود نہ تھا۔"[27]

اسلام میں خاندان ایک بنیادی اکائی کی حیثیت رکھتا ہے، جہاں عورت کو کلیدی کردار حاصل ہے۔ ماں، بیٹی، بہن اور بیوی کی حیثیت سے عورت خاندان کی تربیت اور استحکام میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:

> "سب سے بہترین تم میں وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے لیے بہتر ہو، اور میں اپنے اہل کے لیے سب سے بہتر ہوں۔"[28]

اس فرمان نبوی سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلامی معاشرے میں عورت کے ساتھ نرمی، محبت اور عزت سے پیش آنا ضروری ہے۔بیوی کی حیثیت سے عورت کا کردار خاندانی نظام میں مرکزی اہمیت رکھتا ہے۔قرآن میں ارشاد ہوتا ہے

> "اور ان (عورتوں) کے ساتھ بھلائی سے پیش آؤ۔"[29]

یہ حکم اسلامی خاندانی نظام میں بیوی کے احترام اور اس کے حقوق کی وضاحت کرتا ہے۔ مولانا مودودی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ :

> "اسلام نے ازدواجی زندگی میں عورت کے جذباتی اور معاشرتی حقوق کو بنیادی حیثیت دی ہے اور اسے محض

---

[25] **النحل**،16/

[26] فخر الدین الرازی، **التفسیر الکبیر** (قاہرہ، دار الکتب العلمیہ، 2000) جلد 4، ص212

[27] جارجی زیدان، **تمدن اسلام**، ترجمہ، سید فیروزالدین (لاہور، سنگ میل پبلیکیشنز، 1981)، ص87

[28] ابن ماجہ، **سنن ابن ماجہ** (قاہرہ، دار الرقم، 1998)، ص214، رقم، 3252

[29] **النساء**،4/

CC BY

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 11-03-2026

فرائض کا پابند نہیں بنایا۔"[30]

اسلامی تاریخ میں بھی خواتین نے مختلف شعبوں میں اہم کردار ادا کیا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے علم حدیث، فقہ، اور تعلیم میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ امام ذہبی لکھتے ہیں:

"حضرت عائشہؓ سے زیادہ کسی عورت نے علم دین روایت نہیں کیا۔"[31]

اسی طرح، حضرت خدیجہؓ تجارت میں ایک نمایاں مقام رکھتی تھیں، اور ان کی مالی معاونت سے ابتدائی اسلامی تحریک کو استحکام ملا۔ بیٹی کی حیثیت سے بھی اسلام نے عورت کو خصوصی مقام عطا کیا ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:

مَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ، فَأَدَّبَهُنَّ وَزَوَّجَهُنَّ وَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ، فَلَهُ الْجَنَّةُ

"جس نے تین بیٹیوں کی پرورش کی، ان کی اچھی تربیت کی، ان سے محبت کی اور ان کا نکاح کیا، وہ جنت میں جائے گا۔"[32]

یہ حدیث اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ اسلام نے بیٹیوں کو ایک بوجھ سمجھنے کے بجائے انہیں اللہ کی رحمت قرار دیا ہے۔ اسلام میں عورت کو معاشی، تعلیمی، اور سماجی حقوق بھی حاصل ہیں۔ اسے وراثت میں حصہ دیا گیا، جو کہ اس سے پہلے کسی مذہب میں نہیں تھا۔ قرآن میں ارشاد ہوتا ہے:

لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا

"مردوں کے لیے اس مال میں سے حصہ ہے جو ماں باپ اور قریبی رشتہ دار چھوڑ جائیں، اور عورتوں کے لیے بھی اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور قریبی رشتہ دار چھوڑ جائیں۔"[33]

اسلامی فقہ میں بھی عورت کے حقوق کو مکمل طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ امام شافعی لکھتے ہیں:

"عورت کی گواہی، ملکیت، اور نکاح میں رضا کو قانونی حیثیت حاصل ہے، اور وہ اپنے مالی معاملات میں آزاد ہے۔"[34]

تعلیم کے حوالے سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

---

[30] ابوالاعلیٰ مودودی، **تفہیم القرآن** (لاہور، ادارہ ترجمان القرآن، 2010)، جلد 1، ص 435

[31] شمس الدین ذہبی، **سیر اعلام النبلاء** (بیروت، دار الفکر، 1998)، جلد 2، ص 47

[32] ابوداؤد، **سنن ابی داؤد** (بیروت، دار الفکر، 2005)، ص 342، رقم، 5147

[33] **النساء**، 4/

[34] امام محمد بن ادریس شافعی، **کتاب الام** (بیروت، دار المعرفہ، 1987)، جلد 5، ص 204

Scholar Insight Journal
https://scholarinsightjournal.com/
Volume.4, Issue.1 (Jan-Mar-2026)
Acceptance Date23-02-2026

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 11-03-2026

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔"[35]

اس فرمان نبوی سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں خواتین کی تعلیم کو بھی اتنی ہی اہمیت دی گئی جتنی مردوں کی۔ اسلامی تاریخ میں بے شمار ایسی خواتین گزری ہیں جنہوں نے علم، سیاست، اور روحانیت میں اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ حضرت فاطمہؓ کو نبی کریم ﷺ نے جنتی عورتوں کی سردار قرار دیا۔ رابعہ بصری جیسی خواتین نے تصوف میں نمایاں مقام حاصل کیا اور ان کی تعلیمات آج بھی روحانی ترقی کے لیے مشعل راہ ہیں۔ ازدواجی زندگی میں عورت کو وہ تمام حقوق دیے گئے جو ایک متوازن اور خوشحال معاشرے کے لیے ضروری ہیں۔ بیوی کی حیثیت سے عورت کو نہ صرف ایک شریک حیات کا درجہ دیا گیا بلکہ اس کے جذبات، خواہشات اور مرضی کا بھی احترام کیا گیا۔

عورت کی حفاظت اور حجاب کی اہمیت: اسلامی اور مغربی معاشروں میں

عورت کی حفاظت اور حجاب کی اہمیت اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے ایک ہے، جس کا مقصد نہ صرف عورت کی عزت وناموس کی حفاظت کرنا ہے بلکہ معاشرے میں اخلاقی اقدار کو فروغ دینا بھی ہے۔ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر عورت کی عفت و عصمت کی حفاظت کا ذکر ملتا ہے، اور اس ضمن میں پردے کی ہدایت بھی واضح انداز میں دی گئی ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ

"اور مومن عورتوں سے کہو کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہو۔ اور اپنے گریبانوں پر اپنی چادریں ڈالے رکھیں۔"[36]

یہ آیت نہ صرف عورتوں کے لباس کے اصول واضح کرتی ہے بلکہ ان کے لیے عزت اور احترام کے دائرے بھی متعین کرتی ہے۔ اسلامی تاریخ میں متعدد علماء نے حجاب کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے۔ امام ابن تیمیہ لکھتے ہیں:

"حجاب کا مقصد عورت کو عزت دینا اور اسے فتنہ و فساد سے محفوظ رکھنا ہے۔ یہ عورت کے احترام اور اس کی قدر و منزلت میں اضافہ کرتا ہے۔"[37]

اسی طرح، علامہ مودودی فرماتے ہیں:

---

[35] ابن ماجہ، **سنن ابن ماجہ** (قاہرہ، دار الرقم، 1998)، ص 214، رقم، 3252

[36] **لقمان**، 31/

[37] احمد ابن تیمیہ بن عبد الحلیم، **مجموع الفتاوی** (مدینہ، مجمع الملک فہد لطباعۃ المصحف الشریف، 1995)، ج22، ص 110

"حجاب صرف ظاہری لباس کا نام نہیں بلکہ ایک ایسا نظام ہے جو عورت اور مرد کے درمیان ایک اخلاقی حد مقرر کرتا ہے۔"[38]

تاریخی اعتبار سے بھی، مختلف مسلم اور غیر مسلم دانشوروں نے عورت کی حفاظت کے لیے حجاب کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ معروف مغربی مفکر مونٹیسکیو نے اپنی کتاب "روح القوانین" میں لکھا ہے کہ:

"جب عورتوں کو مکمل آزادی دے دی جائے اور ان کے لیے کوئی حد مقرر نہ ہو تو معاشرتی انتشار پیدا ہوتا ہے۔"[39]

اسی طرح، معروف برطانوی مصنفہ کیرن آر مسٹرانگ نے لکھا:

"اسلامی معاشروں میں حجاب عورتوں کے تحفظ کا ایک ذریعہ تھا، جو انہیں مردوں کی نظروں سے بچاتا تھا اور ان کے احترام کو یقینی بناتا تھا۔"[40]

حجاب نہ صرف عورت کی عزت و وقار کا محافظ ہے بلکہ یہ مردوں کو بھی پاکیزہ زندگی گزارنے کی تلقین کرتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، وَإِنَّهَا إِذَا خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ

"جب کوئی عورت گھر سے باہر نکلتی ہے اور وہ پردہ نہیں کرتی، تو شیطان اس کے پیچھے لگ جاتا ہے۔"[41]

اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ حجاب ایک ڈھال ہے جو عورت کو غیر ضروری نظروں سے محفوظ رکھتا ہے۔ عورت کی حفاظت کے ضمن میں شریعت نے مردوں کو بھی ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ سورۃ الاحزاب میں ارشاد ہوتا ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ

"اے نبی! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی چادریں اپنے اوپر ڈال لیا کریں، یہ اس کے قریب تر ہے کہ وہ پہچان لی جائیں اور ستائی نہ جائیں۔"[42]

مغربی معاشرے میں خواتین کی آزادی کے نام پر جو تصورات پیش کیے جاتے ہیں، وہ درحقیقت عورت کو ایک تجارتی شے میں

---

[38] ابوالاعلیٰ مودودی، **تفہیم القرآن** (لاہور، ادارہ ترجمان القرآن، 1984)، جلد 3، ص 375

[39] Charles de Montesquieu, The Spirit of the Laws (Cambridge, Cambridge University Press, 1989), 11 / 6

A Short History (New York, Modern Library, 2002), 78،[40] Karen Armstrong, Islam

[41] احمد بن حنبل، **مسند احمد** (قاہرہ، دارالرقم، 1995)، رقم، 19378

[42] **الحشر**، 59/

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 11-03-2026

تبدیل کر دیتے ہیں۔ معروف فرانسیسی مصنفہ سمن دی بوار نے اپنی کتاب "دی سیکنڈ سیکس "میں لکھا ہے:

"مغربی دنیا میں عورت کو آزادی کے نام پر مزید استحصال کا سامنا ہے، جہاں اس کے جسم کو ایک مصنوع کے طور پر بیچا جاتا ہے۔"[43]

اس کے برعکس، اسلام نے عورت کو وہ عزت اور مقام دیا جو کسی اور نظام نے نہیں دیا۔ اگر ہم تاریخی پس منظر پر نظر ڈالیں تو پتہ چلتا ہے کہ جہاں جہاں خواتین نے اسلامی اصولوں کو اپنایا، وہاں ان کی عزت و عصمت محفوظ رہی۔ برعکس اس کے، جہاں ان اصولوں کو ترک کیا گیا، وہاں خواتین کو شدید استحصال کا سامنا کرنا پڑا۔ موجودہ دور میں بھی، مغربی ممالک میں خواتین کے خلاف جرائم کی شرح اسلامی ممالک کے مقابلے میں زیادہ ہے، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ صرف قوانین ہی کافی نہیں بلکہ اخلاقی اصول بھی ضروری ہیں۔ اسلام عورت کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے مرد اور عورت دونوں پر حدود مقرر کرتا ہے۔ علامہ ابن قیم لکھتے ہیں:

"اسلام نے عورت کی عزت کی حفاظت کے لیے نہ صرف لباس کا حکم دیا بلکہ مردوں کے لیے بھی نگاہوں کی حفاظت لازم کی۔"[44]

مذکورہ دلائل سے واضح ہوتا ہے کہ حجاب صرف ایک ثقافتی روایت نہیں بلکہ ایک الہامی حکم ہے جو عورت کی عزت و ناموس کی حفاظت کے لیے ضروری ہے۔ یہ ایک ایسا نظام ہے جو عورت کو عزت، سکون اور وقار فراہم کرتا ہے، اور معاشرے میں اخلاقیات کو پروان چڑھاتا ہے۔ عورت کی حقیقی آزادی اسی میں ہے کہ وہ اپنی حفاظت خود کرے، اور اس کا بہترین ذریعہ وہ اصول ہیں جو اسلام نے متعین کیے ہیں۔

مغرب میں عورت کی آزادی: حقیقت یا فریب؟

مغربی دنیا کا سب سے بڑا نعرہ "عورت کی آزادی" ہے، لیکن اس آزادی کا مفہوم کیا ہے؟ آزادی کی کئی اقسام ہو سکتی ہیں، جیسے ظلم و جبر سے آزادی، معاشی استحصال سے آزادی، سماجی دباؤ سے آزادی، لیکن مغرب میں عورت کی آزادی کا جو مطلب لیا جاتا ہے، وہ دراصل خاندانی قیود سے چھٹکارا، اخلاقی و دینی پابندیوں سے نجات، اور شادی و بچوں کی ذمہ داریوں سے فرار کے سوا کچھ نہیں۔ اس آزادی کے نتیجے میں:

"مغرب میں جو سب سے زیادہ زیر بحث مسائل میں سے ایک "حمل گرانے (abortion) "کا حق

[43] Simone de Beauvoir, The Second Sex, Translated by Constance Borde and Sheila Malovany-Chevallier (New , 201)York, Vintage Books, 2011

[44] شمس الدین ابن قیم، **زاد المعاد** (بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ، 1998)، جلد 4، ص 75

CC BY

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 11-03-2026

بھی شامل ہے، جسے عورت کی آزادی کا ایک لازمی جزو بنا دیا گیا ہے۔ بظاہر یہ ایک معمولی بات معلوم ہوتی ہے، لیکن اس کے اثرات نہایت خطرناک ہیں، کیونکہ یہ پوری تہذیب کے بگاڑ کی علامت بن چکی ہے۔"[45]

مغربی سماج میں عورت کی حیثیت اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ وہ مردوں کی ہوس پرستی کی تسکین کا ایک ذریعہ بن کر رہ گئی ہے۔ مغرب میں عورتوں کو تعلیم حاصل کرنے، کام کرنے، اور اپنی زندگی کے فیصلے خود کرنے کا حق حاصل ہے۔ یہ آزادی ایک حقیقت ہے، لیکن اس آزادی کا استعمال اکثر خواتین کی سماجی حیثیت کے مطابق مختلف ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر، مغربی ممالک میں خواتین کو کام کرنے کا حق حاصل ہے، لیکن پھر بھی ان کی اجرت مردوں کے مقابلے میں کم ہوتی ہے اور انہیں پیشہ ورانہ ترقی کے مواقع بھی مردوں کے برابر نہیں ملتے۔ امریکی سوشیالوجسٹ ہیو میچل نے اپنی کتاب "The Sociology of Gender" میں اس بات کو واضح کیا کہ:

"خواتین کو بظاہر مساوات کا حق دیا گیا ہے، مگر عملاً وہ مردوں سے کم درجے کی حیثیت میں رہتی ہیں۔"[46]

عورت کی آزادی کا دوسرا پہلو ان کے جسمانی حقوق سے جڑا ہوا ہے۔ مغربی معاشروں میں خواتین کو اپنے جسم پر مکمل اختیار حاصل ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے، اور انہیں برابری کی بنیاد پر جنسی آزادی فراہم کی جاتی ہے۔ تاہم، حقیقت یہ ہے کہ مغربی میڈیا اور ثقافت میں عورتوں کی جسمانی تصویر کو اس انداز میں پیش کیا جاتا ہے کہ وہ اس آزادی کا غلط استعمال کر سکیں۔ مغربی سوسائٹی میں عورتوں کا جسم ایک تجارتی مال بن چکا ہے، جہاں عورتوں کو "جسمانی آزادی" کے نام پر جنسی طور پر استحصال کیا جاتا ہے۔ فیمینسٹ سکالر ایلیزابیتھ فریمن نے اس پہلو پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا:

"خواتین کے جسم کا استحصال مغربی معاشرتی نظام کی ایک بنیادی حقیقت ہے، جو انہیں آزادی کے نام پر زیادہ سے زیادہ استحصال کا شکار بناتا ہے۔"[47]

مغربی ثقافت میں خواتین کو ان کے ذاتی انتخاب کے بارے میں آزادی دی جاتی ہے، لیکن جب ہم ان کے معاشرتی دباؤ اور جمالیاتی معیارات کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں یہ سمجھ آتا ہے کہ یہ آزادی دراصل محدود ہے۔ مغربی ثقافت میں خوبصورتی کے معیار اکثر عورتوں کو ایک غیر حقیقی جسمانی شکل کی طرف مائل کرتے ہیں، جس سے انہیں ذہنی اور جسمانی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ یہ دباؤ اتنا شدید ہوتا ہے کہ:

---

[45] Freeman, The limits of freedom: Women's bodies in Western society (Cambridge University Press, 2006), 134

[46] Mitchell H, The Sociology of Gender (Routledge, 2002), 45

[47] Freeman E, The limits of freedom: Women's bodies in Western society (Cambridge University Press, 2006), 134

CC BY

"کئی خواتین اپنی فطری شکل وصورت کو تبدیل کرنے کے لئے سرجری اور دیگر میڈیکل طریقے اختیار کرتی ہیں۔اسی طرح، میڈیا میں خواتین کی تصویر ہمیشہ ایک خاص طریقے سے پیش کی جاتی ہے، جو ان کی آزادی کو محدود کرتا ہے اور انہیں اس نظر سے زندگی گزارنے کی ترغیب دیتا ہے جس میں وہ خود کو موازنہ کر سکیں۔"[48]

مغربی معاشروں میں خواتین کی آزادی کا ایک اور پہلو ان کے گھریلو کردار کے حوالے سے ہے۔ عورتوں کو یہ آزادی دی گئی ہے کہ وہ اپنے گھریلو امور میں بھی آزادی سے فیصلہ کر سکیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ ابھی بھی بیشتر مغربی معاشروں میں خواتین کو گھریلو کاموں کے لیے ذمہ دار سمجھا جاتا ہے۔ یہ سماجی دباؤ اور روایات خواتین کے ذہن میں یہ بٹھاتی ہیں کہ ان کا اصل مقام گھر میں ہے اور انہیں اس کے مطابق زندگی گزارنی چاہیے۔ جیسے کہ سوشیالوجی کی ماہر سارہ ہینری نے اپنی تحقیق میں بیان کیا:

"مغربی معاشروں میں عورتوں کے لئے گھریلو کاموں کا بوجھ اس قدر سنگین ہے کہ یہ ان کی آزادی کی دعووں کو مجروح کرتا ہے۔"[49]

مغربی معاشروں میں خواتین کو "آزاد" ہونے کی تبلیغ کی جاتی ہے، جہاں انہیں اپنے زندگی کے فیصلے خود کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے، مگر کئی بار یہ آزادی عملی طور پر ان کے زندگی کے مختلف شعبوں میں نظر نہیں آتی۔ ان معاشروں میں خواتین کی بڑی تعداد معاشی طور پر خود مختار نہیں ہے، اور انہیں معاشرتی اور ثقافتی دباؤ کا سامنا ہے، جو ان کی آزادی کے دعووں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ متعدد تحقیقی مطالعات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ:

"خواتین کی آزادی اور خود مختاری کا تعلق زیادہ تر ان کے معاشی درجے سے ہے، یعنی کم آمدنی والی خواتین کو زیادہ محدود آزادی حاصل ہوتی ہے۔"[50]

خواتین کے لیے موجود وسائل اور ان کے استحصال کی حقیقت بھی ایک اہم پہلو ہے۔ مغربی دنیا میں خواتین کو جتنا معاشی اور سیاسی حقوق دیے گئے ہیں، ان کی جسمانی آزادی پر بھی ایک خاص سطح کی نگرانی رکھی گئی ہے۔ مغربی میڈیا اور ثقافتی ادارے عورتوں کی جسمانی تشہیر میں خاص رول ادا کرتے ہیں، جس میں اکثر انہیں زیادہ سے زیادہ حسین اور پرکشش بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ خود خواتین کو ایک خاص جسمانی معیار کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے، جو ایک قسم کا جبر اور جسمانی آزادی کو محدود کرنے کی شکل اختیار کرتا ہے۔

---

[48] Henry S, Gender and social norms in Western societies (Oxford University Press, 2010), 92

[49] Henry S, Gender and social norms in Western societies (Oxford University Press, 2010), 93

[50] Mitchell H, The Sociology of Gender (Routledge, 2002), 45

نتائج تحقیق

اس تحقیق سے یہ واضح ہوا کہ اسلامی اور مغربی معاشروں میں خواتین کی عملی حیثیت میں نمایاں فرق ہے۔ اسلامی معاشرت میں عورت کو عزت، مقام اور حقوق دیے گئے ہیں، جنہیں معاشرتی، اقتصادی، اور خاندانی زندگی میں بہتر طریقے سے تسلیم کیا گیا ہے۔ اسلام میں عورت کی تعلیم، معاشی خود مختاری، اور روحانی ترقی کے دروازے کھلے ہیں، جس سے اس کی سماجی حیثیت مستحکم ہوتی ہے۔ اس کے برعکس، مغربی معاشرت میں عورت کی آزادی کا تصور عموماً استحصال اور جسمانی حسن تک محدود ہے، جہاں عورتوں کو آزادی کے نام پر ان کے جسم کا استحصال کیا جاتا ہے اور ان کی حقیقی آزادی کو محدود کیا جاتا ہے۔ مغربی ثقافت میں فیشن، سیکس کی صنعت، اور میڈیا کے ذریعے عورت کی تصویر کو تجارتی سامان کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، جس سے ان کی عزت نفس متاثر ہوتی ہے۔ تحقیق نے یہ بھی ظاہر کیا کہ اسلامی معاشرت میں عورت کے حقوق کا تحفظ اور اس کے کردار کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا ہے، جب کہ مغربی معاشرت میں عورت کی آزادی کا دعویٰ حقیقتاً ایک سطحی تصور ہے جو ان کے معاشی اور سماجی استحصال کو کم نہیں کرتا۔ مجموعی طور پر، اسلامی تعلیمات عورت کے لیے حقیقی آزادی، عزت اور مقام فراہم کرتی ہیں، جبکہ مغربی معاشرت میں یہ آزادی اکثر کمزوریوں اور استحصال کا باعث بن جاتی ہے۔

تجاویز اور سفارشات

1۔ اسلامی معاشرت میں عورت کے حقوق اور مقام کی وضاحت واضح طور پر کی گئی ہے۔ اس تحقیق کے نتائج کو مد نظر رکھتے ہوئے، اسلامی معاشروں میں عورتوں کے حقوق کے تحفظ اور ان کی تعلیم میں مزید بہتری لانے کی ضرورت ہے۔ تعلیمی اداروں میں خواتین کے لیے مزید مواقع فراہم کیے جائیں تاکہ وہ معاشرتی، اقتصادی، اور سیاسی شعبوں میں موثر کردار ادا کر سکیں۔

2۔ مغربی معاشروں میں عورتوں کے جسمانی اور سماجی استحصال کو کم کرنے کے لیے قوانین میں اصلاحات کی ضرورت ہے۔ فیشن، میڈیا، اور سیکس کی صنعت میں خواتین کے استحصال کے خلاف سخت قوانین اور اقدامات متعارف کرائے جائیں تاکہ خواتین کی عزت و وقار کی حفاظت ہو سکے اور انہیں حقیقی آزادی فراہم کی جا سکے۔

3۔ اسلامی اور مغربی معاشروں کے درمیان خواتین کے حقوق اور حیثیت پر ایک سنجیدہ مکالمہ شروع کیا جائے تاکہ دونوں ثقافتوں سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ اس مکالمے کے ذریعے دونوں معاشروں میں عورتوں کے لیے بہتر حقوق اور موقع فراہم کرنے کی حکمت عملی تیار کی جائے۔

CC BY

4۔ دونوں معاشروں میں عورتوں کے لیے معاشی خود مختاری کو یقینی بنانے کے لیے خصوصی اقدامات کیے جائیں، جیسے کاروباری تربیت، مالی امداد، اور خواتین کے لیے وراثت میں حصہ دینے کے اصولوں کو مزید مستحکم کرنا۔ اس سے خواتین کو اپنے حقوق کے بارے میں آگاہی حاصل ہوگی اور وہ معاشی طور پر خود کفیل بن سکیں گی۔

حوالہ جات

1۔ القرآن
2۔ ابن جوزی، عبدالرحمٰن، **المنتظم فی تاریخ الملوک والامم** (بیروت، دار الکتب العلمیۃ، 1992)
3۔ ابن حبان، **الصحیح** (قاہرہ، مکتبہ الرشید، 1998)
4۔ ابن سعد، **الطبقات الکبری**، (قاہرہ، مکتبہ الخندقی، 1985)
5۔ ابن کثیر، **البدایہ والنہایہ** (قاہرہ، منشورات الریاض، 1997)
6۔ ابن ماجہ، **سنن ابن ماجہ** (قاہرہ، دار الرقم، 1998)
7۔ ابن ماجہ، **سنن ابن ماجہ** (قاہرہ، دار الرقم، 1998)
8۔ ابوالاعلیٰ مودودی، **تفہیم القرآن** (لاہور، ادارہ ترجمان القرآن، 1984)
9۔ ابوحامد الغزالی، **احیاء علوم الدین** (جدہ، دار المنہاج، 2005)
10۔ ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، **سنن ابوداؤد** (بیروت، دار الفکر، 2009)
11۔ ابوالاعلیٰ مودودی، **تفہیم القرآن** (لاہور، ادارہ ترجمان القرآن، 2010)
12۔ ابوداؤد، **سنن ابی داؤد** (بیروت، دار الفکر، 2005)
13۔ احمد ابن تیمیہ بن عبدالحلیم، **مجموع الفتاوی** (مدینہ، مجمع الملک فہد لطباعۃ المصحف الشریف، 1995)
14۔ احمد بن حنبل، **مسند احمد** (قاہرہ، دار الرقم، 1995)
15۔ احمد بن عبدالحلیم ابن تیمیہ، **مجموع الفتاوی** (مدینہ، مجمع الملک فہد، 2004)
16۔ امام محمد بن ادریس شافعی، **کتاب الام** (بیروت، دار المعرفہ، 1987)
17۔ امام مسلم بن الحجاج القشیری، **صحیح المسلم**، تحقیق، محمد فواد عبدالباقی) بیروت، دار احیاء التراث العربی، 1955)
18۔ جارجی زیدان، **تمدن اسلام**، ترجمہ، سید فیروز الدین (لاہور، سنگ میل پبلیکیشنز، 1981)
19۔ سرخسی، محمد بن احمد، **المبسوط** (بیروت، دار المعرفۃ، 1986)

CC BY

20۔ شبلی نعمانی، **الفاروق**(لاہور، شیخ غلام علی اینڈ سنز، 1979)

21۔ شمس الدین ابن قیم، **زادالمعاد**(بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ، 1998)

22۔ شمس الدین ذہبی، **سیر اعلام النبلاء**(بیروت، دارالفکر، 1998)

23۔ فخر الدین الرازی، **التفسیر الکبیر** (قاہرہ، دارالکتب العلمیہ، 2000)

24۔ محمد بن عیسیٰ ترمذی، **سنن الترمذی**، تحقیق، بشار عواد معروف(بیروت، دارالغرب الاسلامی، 1998)

25۔ النسائی، **السنن**(بیروت، دارالجیل، 2001)

26۔Brown Jeniffers, Women Role in Society, 2nd ed (New York, Oxford University Press, 1992)

27۔Charles de Montesquieu, The Spirit of the Laws (Cambridge, Cambridge University Press, 1989)

28۔Emma, The Gendered Wage Gap in the Industrial Era (Chicago, University of Chicago Press, 1983)

29۔Freeman E, The limits of freedom ،Women's bodies in Western society (Cambridge University Press, 2006)

30۔Heilbrunn, Sibylle, Impact of gender on difficulties faced by entrepreneurs, The International Journal of Entrepreneurship and Innovation (2004)

31۔Henry S, Gender and social norms in Western societies (Oxford University Press, 2010)

32۔Karen Armstrong, Islam،A Short History (New York, Modern Library, 2002)

33۔Mark Taylor, Sexual Exploitation in the West (London, Routledge, 1995)

34۔Mitchell H, The Sociology of Gender (Routledge, 2002)

35۔Simone de Beauvoir, The Second Sex, Translated by Constance Borde and Sheila Malovany-Chevallier (New York, Vintage Books, 2011)

CC BY